السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر امام وماموم ومنفرد کے لیے صلوۃ جہرہ میں کہنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں اور اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آمین بالجہر کہنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے ۔ عن ابی ہریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قرائة القراٰن رفع صوتہ وقال اٰمین رواہ الدار قطنی وحسنہ و الحاکم وصححہ کذافی بلوغ المرام ۔ عن وائل بن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولاالضالین وقال اٰمین ومدبھا صوتہ رواہ الترمذی

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرأت فاتحہ سے فارغ ہوتے ، تو بلند آواز سے آمین کہتے ۔ وائل بن حجر کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر المغضوب علیہم ولالین پڑھا تو میں نے خود سنا، کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی ۔

پس ان حدیثوں سے آمین بالجہر کہنا امام کا ثابت ہوا، لیکن منفرد پس حکم منفرد اور امام کا ہر چیز میں واحد ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہو، پس جب کہ ثابت ہوا واسطے امام کے ثابت ہوا واسطے منفرد کے باقی رہا حکم مقتدی کا پس لکھتا ہوں میں کہ مقتدی کا بھی آمین پکار کے کہنا حدیث مرفوع سے مستنبط ہے اس واسطے کہ روایت ہے ابن عباس سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحسد تکم الیھود علی شئ ماحسد تکم علی اٰمین فاکثروامن قول اٰمین رواہ ابن ماجہ :

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن عباس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا کے بیٹے ہیں ۔ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے ۔ امت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین اشخاص میں سے ہیں ۔ بمقام طائف ۶۸ ھ میں بزمانہ ابن الزبیر وفات پائی ۔ (سعیدی)

یعنی فرمایا حضرت نے کہ نہیں حسد کیا یہود نے تم لوگوں کے ساتھ کسی فعل کے کرنے سے جس قدر کہ حسد کرتے ہیں تم لوگو کے آمین کہنے سے ، پس بہت کثرت کرو آمین کہنے کی ، اور ظاہر ہے کہ جب تک آمین بالجہر کہی نہ جاوے اور کانوں تک یہود کے آواز نہ پہنچے ، تب تک صورت حسد کی نہیں ہو سکتی ، اور امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے باب جہر الماموم بالتامین میں روایت کی ہے عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولاالضالین فقولوااٰمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکة غفرلہ ماتقدم من ذنبہ رواہ البخاری ۔

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غ یر المغضوب علیہم ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے متحد ہو جائے گی اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے ۔

پس لفظ قولوا سے جہر قول بالتامین مراد ہے اور مؤید اس کے ہے عمل حضرت ابوہریرہ کا کہ روایت کیا اس کو شیخ بدر الدین عینی نے کتاب عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں بیہقی سے وکان ابوہریرة موذنا لمروان فاشترط ان لایسبقہ بالضالین حتی یعلم انہ قد دخل فی الصف فکان اذا قال مروان ولاالضالین قال ابوہریرة اٰمین یمد بھا صوتہ وقال اذا وافق تامین اھل الارض تامین اھل السماء غفر لھم رواہ البیہقی کذافی العینی

ترجمہ : حضرت ابوہریرہؓ مروان کے مؤذن تھے آپ نے اس شرط سے کرلی تھی کہ مروان اس وقت تک ولاالضالین نہ پڑھے گا ۔ جب تک کہ ابوہریرہؓ صف میں شامل نہ ہوں گے ۔ جب مروان ولاالضالین کہتا تو حضرت ابوہریرہؓ بلند آواز سے آمین کہتے اور فرماتے جب زمین والوں کی آمین آسمان والوں کی آمین مل جاتی ہے تو ان کو بخش دیا جاتا ہے ۔

اور امام ترمذی بعد روایت حدیث وائل بن حجرؓ کے فرماتے ہیں قال ابو عیسیٰ حدیث وائل بن حجرؓ حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولایخفیھا وبہ یقول الشافعی واحمد واسحق انتھی ۔

ترجمہ : امام ترمذی کہتے ہیں وائل بن حجرؓ کی حدیث حسن ہے بہت سے اہل علم صحابہ ، تابعین اور بعد کے لوگوں کا یہی ارشاد ہے ۔ کہ آدمی بلند آواز سے آمین کہے ، آہستہ نہ کہے آہستہ نہ کہے امام شافعی ، احمد بن حنبل اور اسحاق وغیرہ کا یہی مذہب ہے ۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 139-140

محدث فتویٰ